

<p>۵۳۱ زینب نے کہا مجھی میں بھائی کا شمار مشتاق اجل اب شہر مدائن کو چلا منظر کو دیکھ کر چلو جیسے میں ظار یوحنا چوسو کو چلو جیسے میں ظار</p>	<p>۵۳۲ ایک مومن کو لو علی اکبر کی زیارت برخصو میں ہے صنعت دا اور کی زیارت نظارہ عباس سے جدید کی زیارت کہیں یہ زیارت ہے میری کی زیارت</p>	<p>۵۳۳ اس نور کو جو تفت تفت سے نکلا اک جگہ کے کنارے سے نکلا کہیں علی اکبر سے میری زیارت نور کو نور اور یہ قدرت نے بنایا</p>
<p>۵۳۲ ہم ہونگے مشغول جو یان آہ کما میں دمان ہوگا ظل بخشش است کی دعا</p>	<p>۵۳۳ جسکا کلہ پڑھتے ہو تصور ہے اسکی وہ مصحف ناطق ہے یہ فیض ہے اسکی</p>	<p>۵۳۴ کیا ٹھیک زیارت ہے رسول عربی کی تصور برہنہ جان ہے تصور نبی کی</p>
<p>۵۳۴ اسے جو طین میان نے بکار لوشاہ کا مہ ظالم بدین نے اوتارا از زینب سبک تر اجائی کیا مارا نقل میں مویا ہے یہ نقد کا پیارا</p>	<p>۵۳۵ آج آئینہ نور خدارو نے ہم پر اور آئینہ روستا ہے جی کو رخ البر اس کو کیکن متفرق کون کیونکر جلوہ دمان ہے وہ یوان نگار</p>	<p>۵۳۶ اسے جو طین میان نے بکار لوشاہ کا مہ ظالم بدین نے اوتارا از زینب سبک تر اجائی کیا مارا نقل میں مویا ہے یہ نقد کا پیارا</p>
<p>۵۳۵ اب میان میں تلوار کو کرتا ہے ستگر شیر کے سینہ سے اوترتا ہے ستگر</p>	<p>۵۳۷ یہ اوس جہاز ہے نہ ہی اس سے جہاز ہے اک جان دو قالب انھیں لینے کو جہاز ہے</p>	<p>۵۳۷ جو سار کیا کرتا ہونہ دن کے کسر کو سورگھ سے وہ خنجر کے تیلے پر چکر کو</p>
<p>۵۳۶ میں نے زیادوں کے کھول دیے مجال نقل میں کل نے حرم ایال دیکھا ہی لاشہ کو عدو کے ہنر کا مال خاموش دیرا ہے نہ کہ ہون کا مال</p>	<p>۵۳۸ عالم میں نظار تو یہ دو نور ہیں مشہور باطن میں اگر ایک ہیں فکریں اور گو شمعین مژادوں ہوں کسے ہر مغرور نور کو جو وہ بصارت ہے ہر مغرور</p>	<p>۵۳۸ یہ حادثہ شیریں ہے چونے والے اکبر سے جد بو نے میں اب بیدار جہن سے جسے شاہ نے ہوش میں بننے کے لیے جانا ہے وہ بیون والا</p>
<p>۵۳۹ اب فاطمہ کی آل ہے اور یاروں کا غم ہے اب عزت شیر ہے اور قید ستم ہے</p>	<p>۵۳۹ اس نور کی گرانی کا یون دل شیرینو جسطح سے وہ نکلیں ہوں ان پر ایک نظر</p>	<p>۵۳۹ ناشادہ زین سہا ہے ارمان بھرا ہے اور دوسرے شکل رسول دوسرا ہے</p>

۸۲

<p>۳۷</p> <p>اس بار کو یاد بعد اشک نشانی مولانا کی ضحیفی علی اکبر کی جوانی پہنچی جو محمد کی نشانی فریاد کو اب نہ کہے بن نہیں جوانی</p>	<p>۳۸</p> <p>تو عرض مراد غ اوجھا لو شہ کنویرین بیا بہین سہرا تو در کھا لو بیان صفا اولاد کوئی بھو تو بلالو منصف کوئی کند تو ابی بھو</p>	<p>۳۹</p> <p>انقصہ روا نہ ہوا اکبر کے سبب بانو کی جانی جارج تو زیب کی جانی جانی شہ کو خیمہ نظر سے اگلا ویران بیان ان میں در مور اکبر کو زیب</p>
--	---	---

عباس کو شہ و حک اب داغ پسر ہے
اب درد کمر بھول گئے درد جگر ہے
غربت میں ضعیفی میں فدا کلو بدرد
کسی نور تھا ہمدردت محبوب خدا کا
اگر شور اوٹھا حاصل علی اصل علی کا

<p>۴۰</p> <p>عباس کا لاشا تو لب نہر پر ہے فاسم کا بھی درد نہیں من جگر ہے غم فاطمہ کے لال اس وقت ہے بہنکل ہی با رہے ہو باغ کھرا ہے</p>	<p>۴۱</p> <p>ان باتوں سے اکبر پہنچی عورت کی جلیج کوئی درد سے ساری کی عرض سجا ایسی تقریر ہے ساری پیر یقین زینت بدین تھی</p>	<p>۴۲</p> <p>اسی مونسو لازم ہے تعین کا گھانا دکھلاتا ہوں مسلمان میں سہرا کا انا اس وقت خیال اور کوئی دل لگانا پہنچے یہ وقت کھانا ہوں فانا</p>
---	--	---

اکبر کی طرف بیکے جی کھوئے ہن شیر
بکڑے ہو کر ہاتھوں کمر و ہن شیر
شادی کا سزاوار یہ ناشاد نہیں ہے
بابا مری تقدیر میں اولاد نہیں ہے
تعریف ہو کر تاملوں میں ہن شیر
موجود ہے یہاں روح حسین بن علی کی

<p>۴۳</p> <p>ہر ایک جاگے جاگے اس وقت کی سخت دل پر ہن شیر کے گل ہن شیر فرزند کو خواہش ہے کفن کی خوش کے سب بظلم کی تقدیر کیا ہے</p>	<p>۴۴</p> <p>شہ خصمت فرزند کو کھنے کنارا جو احمد مسل کی صد آئی قضا را است نہیں بیاری بھین نہ ہوا صد کو دست پیر زلف را</p>	<p>۴۵</p> <p>تو سال سے اور عین جوان بھارو ان کی قیامت تو غیب نہ رہا ہر جھوک کہ جھکا نہیں آفاق کس نشانی مخاصت و سیرت میں اچھل</p>
---	---	--

پھیل بر جھی کا بالا جگر لیتے ہیں اکبر
بابا کو جوانی کا پھیل دیتے ہیں اکبر
راضی ہو شیر اور اکبر کو ضادی
سنبھلے کہ لو صابر میں کی شان کھا
اس چاند سی تقویر کو اور فاک کو کھو
اکر بار و ذرا گردش افلاک کو کھو

سخہ - روزانہ کہیں کہیں لام کہتے ہیں

<p>۱۱۵ چہرہ فلک حسن جو ابرو بین عیب بنی کا اشارہ کہہ کر بان اسکی روید بہ خند بلال اسکی کہے پیچ پھلید یہ صاحب ازخات کیشی بین تابا</p>	<p>۱۱۶ ہر کام ادب کر کے جلتے خردار تو کتا اور کے راکب یہ سب فلک احوار ہر طرف تو یہ نعل بین جارا و دین ہر جاہ دھونڈو ہر گدو ہر جو ہر نقش</p>	<p>۱۱۷ ہو جاے نہان سایہ سے کما کتوں بہ قہری تو کی تیز روئی ار جین ہر قسم کی صدا سنتے ہی کہی ہر کھل بہ قہری تو کی تیز روئی ار جین</p>
<p>اس شیر کے ابرو میں عجب شوکت شان ہے یہ جاہ یہ تو قیر بہ تو میں کہان ہے</p>	<p>پورا اثر نعل بھی اک جا نہیں ہے ہر لاکھ کہیں عین کہیں نون کہیں ہے</p>	<p>ہر قسم کی صدا کان کے اندر بہ در آ اس عرصہ میں یہ سیرہ عالم کی کرتے ہے</p>
<p>۱۱۸ گامت نہیں شہر کا یہ نخل و عمارت سر سبز یہ ابرو کے حق سے پوارہ کب سے وہیں ہیں قہر سے ابرو و پارہ یہ تو شہر مظلوم کی پیری کا عصا ہے</p>	<p>۱۱۹ میزان کی طرح شکل رکا یوں کی بی ہر گھوڑا بھی باق شب معراج کی ہر قدر اونسی قدم عالی کہے ہر ہی ہر</p>	<p>۱۲۰ دو جاہ قہر طرہ کے یہ اقبال کیا مستشار کہہ کر اپنے مظلوم کا پیارا یہ پتھر عوا قہمہ پنج بھی سارا نہی خاک تو زور اور ہر اکڑ تارا</p>
<p>یہ قد عوا یا مال تو بار اندر ہے گا بشیر کو چنے کا سہارا نہ رہے گا</p>	<p>ماہین کا بے نکاحہ پیش نظر ہے دیکھتے ہیں جو خوبی کہیں میزان میں ہے</p>	<p>اس بیدہ خورشید میں تاکہ ضیا ہے سہرہ یہ بخار علی اکبر کا دیا ہے</p>
<p>۱۲۱ کھینچی نہیں برون جالاب کی تھی عال میں نہیں بون کو کو کون کی تھی آنا ہی نہیں میں کیا ہے تیرے دل ایک چہرہ زدہ نخل ایک بو تیرے</p>	<p>۱۲۲ پیش شکر کے کسار کا عازم ہو گیا وہاں تخت زمین جا ہے کہان ہوا سب اہل نظر یوں یہ کیا شہر ہوا</p>	<p>۱۲۳ ہر قسم کی صفت فوج میں آ کر ہر قسم کی صفت فوج میں آ کر ہر قسم کی صفت فوج میں آ کر ہر قسم کی صفت فوج میں آ کر</p>
<p>ہرگز صفت اسب خرد مند نہوگی اس شیشہ دل میں یہ پوری بند نہوگی</p>	<p>بر واہ نہ پوری لب نبوہ ہوگی یہ ناؤہ صالح کی طرح کوہ سے نکلا</p>	<p>سر ہو گا جداتن سے جو شکل نہی کا آسان ہی پھر قتل حسین بن علی کا</p>

<p>۵۱۷ کسے ہر سے مستعد ورم کماند کسے ہر سے مستعد ورم کماند کسے ہر سے مستعد ورم کماند کسے ہر سے مستعد ورم کماند</p>	<p>۵۱۸ کہ جھوٹا لون ڈاڑا نکھ نکالی کہ جھوٹا لون ڈاڑا نکھ نکالی کہ جھوٹا لون ڈاڑا نکھ نکالی کہ جھوٹا لون ڈاڑا نکھ نکالی</p>	<p>۵۱۹ سیف علی کرکے ننا کیا کون سیف علی کرکے ننا کیا کون سیف علی کرکے ننا کیا کون سیف علی کرکے ننا کیا کون</p>
<p>تھی شمع درخشان کی فیبا تیغ دو دمین تھی شمع درخشان کی فیبا تیغ دو دمین تھی شمع درخشان کی فیبا تیغ دو دمین تھی شمع درخشان کی فیبا تیغ دو دمین</p>	<p>اشدری صفا آنکھ کے دیکھ چک بھی اشدری صفا آنکھ کے دیکھ چک بھی اشدری صفا آنکھ کے دیکھ چک بھی اشدری صفا آنکھ کے دیکھ چک بھی</p>	<p>یار آنکھ گئے سامنے اس تیغ جو یار آنکھ گئے سامنے اس تیغ جو یار آنکھ گئے سامنے اس تیغ جو یار آنکھ گئے سامنے اس تیغ جو</p>
<p>۵۲۰ کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی</p>	<p>۵۲۱ غبار کے کہ میں کھڑو رہتا غبار کے کہ میں کھڑو رہتا غبار کے کہ میں کھڑو رہتا غبار کے کہ میں کھڑو رہتا</p>	<p>۵۲۲ تو نعل تھا کہ اور بھرا تو نعل تھا کہ اور بھرا تو نعل تھا کہ اور بھرا تو نعل تھا کہ اور بھرا</p>
<p>جسے کہ نہ دیکھا ہوم سے شہر کا حملہ جسے کہ نہ دیکھا ہوم سے شہر کا حملہ جسے کہ نہ دیکھا ہوم سے شہر کا حملہ جسے کہ نہ دیکھا ہوم سے شہر کا حملہ</p>	<p>ہوتا تھا اگر خود سیدہ فرق لعین یہ ہوتا تھا اگر خود سیدہ فرق لعین یہ ہوتا تھا اگر خود سیدہ فرق لعین یہ ہوتا تھا اگر خود سیدہ فرق لعین یہ</p>	<p>اک ہاتھ سے تو داتا تھے خاک کہ سر پہ اک ہاتھ سے تو داتا تھے خاک کہ سر پہ اک ہاتھ سے تو داتا تھے خاک کہ سر پہ اک ہاتھ سے تو داتا تھے خاک کہ سر پہ</p>
<p>۵۲۳ کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی</p>	<p>۵۲۴ کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی</p>	<p>۵۲۵ کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی کہ جسے کوزہ کی لہرائی</p>
<p>تھی دھوم کہ ہر شکل بنی لڑتے ہر ن میں تھی دھوم کہ ہر شکل بنی لڑتے ہر ن میں تھی دھوم کہ ہر شکل بنی لڑتے ہر ن میں تھی دھوم کہ ہر شکل بنی لڑتے ہر ن میں</p>	<p>سینوں پر بیٹھا لین جو کھی پیش نگاہ میں سینوں پر بیٹھا لین جو کھی پیش نگاہ میں سینوں پر بیٹھا لین جو کھی پیش نگاہ میں سینوں پر بیٹھا لین جو کھی پیش نگاہ میں</p>	<p>کہتی تھی کبھی ہاتھوں پہ بصر کو اٹھا کر کہتی تھی کبھی ہاتھوں پہ بصر کو اٹھا کر کہتی تھی کبھی ہاتھوں پہ بصر کو اٹھا کر کہتی تھی کبھی ہاتھوں پہ بصر کو اٹھا کر</p>

<p>۵۲۰ در باکی طوفان جاکے برود کتنا آیا تو نے جو سر کیا اور شہو ار چھپایا جنگل میں کسی نہ خضاکا نہیں آیا یوتیا تو بیان</p>	<p>۵۲۱ ننتا کردہ جلا رخصت و کت دیجھا کہ کسی شخص نہایت کت کے جو شکر کے قوت ہے غلط اور سائے برجم</p>	<p>۵۲۲ بجے تو جانے نہیں سوئے تو نے جو شکر کے قوت ہے غلط دیجھا کہ کسی شخص نہایت کت کے جو شکر کے قوت ہے غلط</p>
<p>۵۲۱ جیوان تلک رو تھے حال شہدین یہ مرغان ہوا کر پڑے او سوقت زمین پر</p>	<p>۵۲۲ سرخے تو منقل میں نہیں لے جا ہیں شہد فرزند کامردہ تو نہیں لے جا ہیں شہد</p>	<p>۵۲۲ سرخے تو منقل میں نہیں لے جا ہیں شہد فرزند کامردہ تو نہیں لے جا ہیں شہد</p>
<p>۵۲۲ فاموش دیر ایک جگہ ہو گیا جوج تیا ب بڑل بھی صفت طائر بوج معمو آد کے بعد جان دل و روح بواشک کے طوفان عیان بوج</p>	<p>۵۲۳ آیا بڑی اکبر کو ابھی بار لکھا اور جیل نہیں اکبر کے کلجیہ نکالا دل تھا کہ بس بچھ گئے سید والا فرمایا کہاں ہے وہ مری کو وہ کالا</p>	<p>۵۲۳ کنہی جوں میں جا طیل فغلا بانو نے کہا نقل ہو ل مارا کے کھ سے کو نہ کہ دل کو نہیں مارا نیزہ</p>
<p>۵۲۳ کہ عرض یہ سرد سے کہ حیدر کا تصدق مقبول ہو یہ مرثیہ اکبر کا تصدق</p>	<p>۵۲۳ اس درد میں اب ہم کہ تشریف لائے مان او سکی درخیمہ پہ ہوش لائی ہے</p>	<p>۵۲۳ الفت تھی جو اکبر کو نہایت شہدین سے بس پاسے پد رنگی گرد خانہ زین سے</p>
<p>۵۲۴ دل بکٹ سے بوجا طوت کھینچے یہ فقیر اردو سے نہیں کھینچے یہ فقیر کہ کھینچے نہیں کھینچے یہ فقیر کہ کھینچے نہیں کھینچے یہ فقیر</p>	<p>۵۲۴ انکھوں میں تھانو کہ ڈھونڈ میں لہر کو اک ماٹھ میں تیج ایک سے تیجے سر کو</p>	<p>۵۲۴ اعجاز شہن کی حیدر شاہ نے آگاہ فرمایا کہ لو خانہ کتب کا ہوا آہ اک نہیں رہ گئے ہم سے وہ بیکر بیکر کے چلے گئے تھے بیکر</p>
<p>۵۲۴ سب دیکھتے ہیں چاند تر تھیں عیان سے جگو کو تو تار سے کہ مرا چاند گمان سے</p>	<p>۵۲۴ انکھوں میں تھانو کہ ڈھونڈ میں لہر کو اک ماٹھ میں تیج ایک سے تیجے سر کو</p>	<p>۵۲۴ انکھوں میں تھانو کہ ڈھونڈ میں لہر کو اک ماٹھ میں تیج ایک سے تیجے سر کو</p>